Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء + عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ نمبر اے ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۱۰

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | اتوار ۱۴ جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ ۱۸ امان ۱۳۶۳ ہش ۱۸ مارچ ۱۹۸۴ء | نمبر ۶۵

اخبار احمدیہ

- ربوہ ۱۷ امان/مارچ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں آج صبح کی اطلاع منظر ہے کہ

عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ عفو بھی ہے اور ستار بھی ہے وہ درگزر بھی کرتا ہے اور پردہ پوشی بھی فرماتا ہے

اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوسروں کی کمزوریوں پر عفو سے ہی نہیں بلکہ ستاری سے بھی کام لو

جس کسی نے دوسرے کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اس کی پردہ پوشی فرمائیگا

آپ لوگ ستاری کو اپنائیں اس کے ثمر کے طور پر آپ کو دونوں جہانوں میں اللہ کی ستاری حاصل ہوگی

خدا کرے جماعت کے تمام افراد عفو اور ستاری کو اس طرح اپنالیں کہ وہ خدا کے مظہر اور دوسروں کے لیے فیض رساں بن جائیں:

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۲۰ صلح ۱۳۶۳ ہش مطابق ۲۰ جنوری ۱۹۸۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم اے۔ انچارج صیغہ زود نویسی : ربوہ

(نوٹ: یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر احباب جماعت کی خدمت میں پیش کر رہا ہے)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:۔

"اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۭ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝ سَوَاۗءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ۝ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۭ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْۗءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝"

(الرعد آیات ۹ تا ۱۲)

اور پھر فرمایا:۔

"میں نے جن آیات کریمہ کی تلاوت کی ہے ان میں یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے

بندوں کے احوال سے خوب واقف

ہے اور وہ اس بات سے بے نیاز ہے کہ وہ اونچی بات کرتے ہیں یا مخفی بات کرتے ہیں۔ وہ اپنے حال کو ظاہر کرتے ہیں یا دلوں میں چھپاتے ہیں۔ دن کو کھل کر لوگوں کے سامنے ظاہر ہوتے ہیں یا راتوں کو چھپ کر بعض مخفی ارادوں کے ساتھ چلتے ہیں۔ ان کا احوال خدا پر خوب روشن ہے۔ خدا ان کو ماؤں کے بطون سے جانتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ماؤں کے رحم کس چیز کو گھٹاتے ہیں اور کس چیز کو بڑھاتے ہیں۔ اور ان سب باتوں کے باوجود اس نے ان بندوں پر محافظین مقرر فرما رکھے ہیں۔ جو اللہ کے اذن کے ساتھ ان کے آگے بھی اور ان کے پیچھے بھی انکی حفاظت کرتے ہیں۔ اور یہ اس لئے ہے کہ خدا تعالیٰ کسی قوم کی نعمت کو جب انہیں عطا کر دیتا ہے ان سے واپس نہیں لیتا یہاں تک کہ وہ خود اپنی حالت کو بدلتے چلے جاتے ہیں اور پھر ایک ایسا مقام آجاتا ہے کہ اللہ جو اس قدر رحم کرنے والا اور اس قدر عفو کرنے والا اور اس قدر ستاری کرنے والا ہے وہ اپنے ہاتھوں اس قوم کی بدلی ہوئی حالت کو جب اس حد

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تک بگڑتا ہوا دیکھتا ہے کہ وہ نعمت کے مستحق نہیں رہتے تو پھر وہ اپنی نعمت کا ہاتھ اُن سے کھینچ لیتا ہے لیکن اتنے لمبے انتظار اور اتنے لمبے صبر اور اتنی لمبی حفاظت اور اتنے لمبے عفو اور اتنی لمبی ستاری کے بعد وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَہٗ وَمَا لَھُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ مِنْ وَّالٍ پھر جب خدا یہ فیصلہ کر لیتا ہے کہ کسی قوم کو اس کی بُرائی کی سزا دے تو کوئی بھی نہیں ہے کہ جو خدا کے فیصلے اور اس قوم کے درمیان حائل ہو سکے۔ وَمَا لَھُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ مِنْ وَّالٍ خدا سے بچانے والا پھر کوئی نہیں۔

ان آیات میں جو بکثرت مضامین بیان ہوئے ہیں ان کے اندر پھر بطن در بطن مضمون چلتا چلا جاتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی

ستاری کا ایک بہت ہی پیارا نقشہ

کھینچا گیا ہے۔

عفو کا مضمون میں نے گزشتہ خطبہ میں بیان کیا تھا اگرچہ وقت کی رعایت کے پیش نظر اس کے تمام پہلوؤں کو تو میں بیان نہیں کر سکا تھا لیکن پھر بھی کسی حد تک میں نے عفو کے بارہ میں تعلیم دی تھی کہ اللہ تعالیٰ سے عفو چاہتے ہیں تو خدا کی طرح "عَفُوٌّ" بننے کی کوشش کریں۔ بندوں سے صرفِ نظر کیا کریں ان کے گناہوں سے آنکھیں پھیرا کریں تو اللہ تعالیٰ بھی آپ سے صرفِ نظر فرمائیگا۔ اور آپ سے عفو کا سلوک فرمائے گا بلکہ اس سے بڑھ کر سلوک فرمائے گا جس طرح آپ اللہ کے بندوں سے کرتے ہیں۔

عفو کا ایک تعلق جہاں مغفرت سے ہے وہاں ایک دوسرا تعلق ستاری سے ہے اور خدا تعالیٰ کی صفات کو ہم اس طرح زنجیروں کی شکل میں ایک دوسرے کے ساتھ مربوط پاتے ہیں۔ جس طرح مادی دنیا میں کیمسٹ جانتا ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ کی تخلیقات میں ایٹم ایک دوسرے سے جڑ کر CHAIN یعنی زنجیر بنا لیا کرتے ہیں اُسی طرح

خدا تعالیٰ کی صفات

بھی بعض صورتوں میں CLOSE CIRCUIT CHAINS کی شکل میں نظر آتی ہیں یعنی ایک بند دائرہ کی شکل میں ایک دوسرے سے تعلق رکھتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ بعض صورتوں میں وہ ایک دوسرے سے مسلسل رابطہ رکھتی ہوئی آگے بڑھتی ہیں۔ پس عفو کا تعلق ایک طرف مغفرت سے ہے اور دوسری طرف ستاری سے ہے۔ اور عفو کی بھی ایک منفی صفت ہے یعنی جو عفو کے نہ ہونے کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے اور ستاری کی بھی ایک منفی صفت ہے جو ستاری کے نہ ہونے کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اور جس بلائی کا خدا نے ذکر فرمایا ہے اس سے ایک پہلو کے لحاظ سے یہی مراد ہے کہ جب تم خدا تعالیٰ کی صفت ستاری کو چھوڑ دو گے تو اس کی منفی صفت تمہارے اندر پیدا ہونی شروع ہو جائے گی۔ اور جب وہ تمہارے اندر پیدا ہو جائے گی تو تم خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے محروم رہ جاؤ گے اور خدا کی پکڑ کے نیچے آ جاؤ گے۔ ان منفی صفات کا ذکر تو میں آئندہ کروں گا۔ اس وقت میں آج کے خطبہ کا مضمون صرف ستاری کے تعلق میں بیان کروں گا۔

اللہ تعالیٰ ستار ہے

لیکن اس کے کیا معنے ہیں۔ اور عفو اور ستاری میں کیا فرق ہے پہلے میں یہ بیان کرتا ہوں۔ عفو کہتے ہیں کسی بُرائی کو دیکھنا اور اس سے حیا کر جانا، صرفِ نظر کر جانا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پہلو سے اللہ تعالیٰ کو حَیِیٌّ بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بڑا حیا کرنے والا ہے۔ وہ تمہیں اس کثرت سے گناہوں میں ملوث پاتا ہے اور اس کثرت سے تمہاری خطائیں دیکھتا ہے اور تمہاری بُرائیوں کا کوئی پہلو بھی ایسا نہیں جو اس سے مخفی ہو۔ بسا اوقات تمہاری بُرائیاں تم سے مخفی رہ جاتی ہیں۔ چھوٹی نیتوں کے پردوں میں تم نے ان کو چھپایا ہوتا ہے۔ لیکن خدا جو انسان کے اعمال کی کنہ تک نظر رکھتا ہے اور پاتال تک اس کی نظر پڑتی ہے۔ وہ ہر بات سے واقف ہے، تم بھی اپنی بُرائیوں سے ایسے واقف نہیں۔ اس کے باوجود وہ تم سے صرفِ نظر فرماتا ہے، تم سے حیا کرتا ہے، اس کو عفو کہتے ہیں۔ اور عفو کا ایک طبعی نتیجہ یہ ہے کہ جب انسان ان برائیوں سے حیا کرتا ہے تو غیروں سے بھی ان کو چھپائے۔ یہ عفو نہ ہوگا کہ خود تو کسی کی بُرائیوں سے صرفِ نظر کرے اور غیروں پر ان کو ظاہر کرنا شروع کر دے۔ اس لئے

ستاری عفو کا ایک طبعی نتیجہ ہے۔

اللہ تعالیٰ جن بندوں سے حیا فرماتا ہے اُن کی پھر ستاری بھی کرتا ہے اور آگے لوگوں سے ان کو محفوظ بھی کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"لَہٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ یَحْفَظُوْنَہٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ"

اس میں حفاظت کے دوسرے معانی کے علاوہ ایک یہ معنے بھی ہے کہ سب کچھ جاننے کے باوجود اس نے ایسے کارندے مقرر کر رکھے ہیں جو بنی نوع انسان کے عیوب کو غیروں پر ظاہر ہونے سے روکتے رہتے ہیں اور بالارادہ ملائکہ بھی اس پر مقرر ہیں اور قانونِ قدرت بھی اس بات پر مقرر ہے کہ انسان کے عیوب کو غیروں سے چھپاتا ہے۔ اور اگر انسان اس پہلو سے زندگی کے واقعات پر غور کرے تو دنیادار جن باتوں کو اتفاق سمجھتا ہے اور کہتا ہے اپنی چالاکی سے بچ گئے ایک عارف باللہ کو اس میں کھلم کھلا یہ نظر آ جاتا ہے کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کی ستاری تھی کہ اس نے میرے عیوب پر پردے ڈال دیئے یعنی میرے عیبوں کو غیروں کی نظر سے بچا لیا ورنہ میری حماقتیں اور میری غفلتیں ایسی تھیں کہ اس کے نتیجہ میں میرے عیب دنیا پر ظاہر ہو جاتے تو ایسا بعید نہ تھا۔

پس یہ محض ستاری ہے اور بالارادہ ستاری ہے، کوئی اتفاقی واقعہ نہیں ہے۔ ایک تصرفِ الٰہی ہے جس کے نتیجہ میں انسان کے عیب غیروں سے ڈھانپے جاتے ہیں۔ اس کو کہتے ہیں ستاری کرنا۔ جب کہ یہ

عفو کا ایک طبعی نتیجہ

ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی اس طرح ستاری فرماتا ہے کہ ایک تو قانونِ قدرت ہے جو از خود جاری و ساری ہے۔ دوسرے اس نے بعض TRANS-PARENT یعنی شفاف چیزیں پیدا کیں جن سے نظریں آر پار ہو جاتی ہے اور بعض ایسی ٹھوس چیزیں ہوتی ہیں جن سے نظریں گزر نہیں سکتیں۔ اور انسان از خود طبعاً ان چیزوں کو جن سے نظریں آر پار ہو جاتی ہیں نمائش کے لئے استعمال کرتا ہے۔ جہاں وہ اپنی اچھی چیزیں رکھتا ہے وہاں آگے شیشے کے COVER لگا دیتا ہے جس طرح یورپ میں یا پاکستان کے بڑے شہروں میں بھی دکانیں سجی ہوئی ہوتی ہیں وہاں شیشہ استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن جہاں گند ہوتے ہیں۔ وہاں ایسی چیزیں استعمال کی جاتی ہیں جن سے نظر آر پار نہ جائے۔ اگر خدا ہر چیز شفاف بنا دیتا تو کچھ بھی بعید نہ تھا اور یہ اس کے قبضۂ قدرت میں تھا لیکن پھر انسان کے اتنے عیب ایک دوسرے پر ظاہر ہوتے کہ ساری دنیا شیشے کی دیواریں بن جاتی۔

پھر جیسا کہ خدا تعالیٰ نے ان آیات میں ذکر فرمایا ہے۔ دن ہے اور رات ہے۔ راتیں بہت سے عیب چھپا دیتی ہیں۔

اندھیرا جہاں ایک منفی طاقت ہے

وہاں اس لحاظ سے ایک مثبت طاقت بن جاتا ہے اور بہت سے عیوب ڈھانپنے کا موجب بن جاتا ہے۔ پس ایک تو عام قانون ہے، دوسرا ستاری میں ایک بالارادہ قانون جاری ہے۔ اور اس بالارادہ قانون کے متعلق بہت سی تفاصیل حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں۔

یاد رکھیں صفات باری تعالیٰ کا مضمون بہت وسیع اور دلچسپ ہے لیکن اس کا ایک اصولی پہلو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے ورنہ ہم صفاتِ باری تعالیٰ کے مضمون کو سمجھ نہیں سکیں گے۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات لامحدود اور لامتناہی ہیں اور غیر اللہ کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ کامل طور پر خدا کی کسی صفت کا مظہر بن سکے۔ لیکن جب ہم یہ کہتے ہیں کہ فلاں کامل مظہر ہے تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بشر کو جو استعدادیں بخشی ہیں وہ ان استعدادوں کے منتہا تک پہنچ گیا اور صفاتِ باری تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان میں ڈھل کر جو رنگ اختیار کر سکتی ہیں اس کو اس نے درجہ کمال تک پہنچا دیا۔ ان معنوں میں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صفاتِ باری کے مظہرِ اتم

ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو استعدادیں عطا کیں اوّل۔ وہ تمام بنی نوع انسان کی استعدادوں سے بڑھ کر تھیں اور جتنا بڑا ظرف تھا اس کو بھرنے کے لئے اتنی بڑی محنت درکار تھی۔ تاہم جہاں استعدادوں کے بڑھانے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ باقی لوگوں پر اس سے کم ذمہ داری عائد کی گئی، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی استعدادوں کو بڑھانے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو سارے بنی نوع انسان سے زیادہ محنت کرنی پڑی۔ آپ پر سارے بنی نوع انسان سے زیادہ ذمہ داریاں عائد کی گئیں کیونکہ جتنا بڑا ظرف ہوتا ہے اتنی ہی زیادہ محنت اور کوشش سے وہ بھرا جاتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مضمون کو درجہ کمال تک پہنچا دیا اور اپنے وجود کو صفاتِ باری تعالیٰ سے لبالب بھر دیا۔

پس کسی بھی صفت باری تعالےٰ کو اپنی ذات میں جاری کرنے کے لئے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے کے بغیر بات ہو ہی نہیں سکتی ہم سمجھ ہی نہیں سکتے کہ یہ صفت بندہ میں آکر کیا روپ دھارے گی جس طرح پانی ایک برتن میں جا کر ایک شکل اختیار کر لیتا ہے اسی طرح وہ نمونہ کا برتن جس میں صفات باری تعالےٰ جلوہ گر ہوئیں اور ایک خاص شکل اختیار کر گئیں۔ وہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہے۔ پس آپ کی ذات کے ذکر کے بغیر صفات باری تعالےٰ کا کوئی مضمون بیان ہو ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ستاری کے مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یُحِبُّ الْحَیَاءَ وَالسِّتْرَ۔ (مسند احمد)

حضرت یعلیٰؓ روایت کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل حیاء کو پسند فرماتا ہے، حیاء سے محبت کرتا ہے اور ستر (پردہ پوشی) سے محبت کرتا ہے۔

پھر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق سنن ابی داؤد میں حضرت معاویہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تو لوگوں کی کمزوریوں کے پیچھے پڑے گا تو تو انہیں بگاڑ دے گا یا ان میں بگاڑ کی راہ پیدا کر دے گا اس لئے عفو سے ہی کام نہ لے بلکہ ستاری سے بھی کام لے۔ لوگوں کی کمزوریوں کو ہوا نہ دے بلکہ ان کمزوریوں پر پردہ ڈال۔ اسی طرح ایک اور حدیث ہے:۔

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ حَیِیٌّ سَتِّیْرٌ فَاِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّغْتَسِلَ فَلْیَتَوَارَ بِشَیْءٍ

(مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۲۲۴)

حضرت صفوان بن یعلیٰؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل بہت حیا کرنے والا ہے۔ اور ستیر ہے

ستار اور ستیر کے معنے

ملتے تو ہیں لیکن ان کے اندر فرق پایا جاتا ہے۔ ستیر صفت مشبہ بالفعل ہے جس کا معنی یہ ہے کہ خدا کی ذات میں ایک مسلسل بغیر روک کے اور توڑ کے ستر کا سلوک جاری و ساری ہے اور جن قوانین کا میں نے ذکر کیا ہے وہ بھی ستیر کی علامت ہیں۔ لیکن کسی امر واقع یا کسی لغزش پر فعلاً خدا کا ستاری کرنا یہ صفت ستار سے تعلق رکھنے والی بات ہے۔ لیکن ایک جاری و ساری قانون کے طور پر بندوں کی حفاظت فرمانا اور ان کو غیر کی آنکھ سے محفوظ رکھنا یہ زیادہ تر ستیر سے تعلق رکھتا ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ تم بھی صرف اپنے اندرونے کے ستر ہی نہ ڈھانپا کرو اپنے ظاہر کے ستر بھی ڈھانپا کرو۔ بدن کو ڈھانپنے اور حیا کے بارے میں مردوں اور عورتوں کے متعلق اسلام کی جو تفصیلی تعلیم ملتی ہے اس کا تعلق اللہ تعالےٰ کی صفت ستار سے ہے یعنی بحیثیت ستیر وہ یہ احکام جاری فرماتا ہے۔

حضرت ابن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کو چوری کے الزام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا۔ تاکہ آنحضورؐ اس کے ہاتھ کو کاٹنے کا حکم صادر فرمائیں۔ حضورؐ کا چہرہ یہ حالت دیکھ کر متغیر ہو گیا۔ مسلمانوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کو اس کام میں کچھ کراہت آ رہی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیوں نہ آئے میں اپنے بھائیوں کی دشمنی میں شیطان کا مددگار نہیں ہونا چاہتا۔ اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالےٰ تمہارے گناہ معاف کر دے اور بخش دے تو تم کو چاہیئے کہ لوگوں کے گناہوں کو چھپاؤ۔ کیونکہ جب تم سلطان کے پاس جاؤ گے تو حد جاری کرنا اس پر ضروری ہو جائے گا۔ (کتاب الاخلاق صفحہ ۲۷۳)

بہت ہی پُر حکمت تعلیم ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ ستاری کہاں کی جا سکتی ہے اور کہاں نہیں کی جا سکتی۔ کہاں عفو پر ہاتھ کھلے ہیں۔ کہاں بندھ جاتے ہیں۔ جماعت کو خاص طور پر اس حدیث کے مضمون پر غور کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی کسی میں برائی دیکھتا ہے تو یہ ایک غلط فہمی ہے کہ اس برائی کی لازماً شکایت کر کے اس کو سزا دلوائی چاہیئے۔ یہ فرض نہیں ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کو ناپسند فرمایا ہے۔ لیکن کن برائیوں میں شکایت کرنی چاہیئے اور کن میں نہیں کرنی چاہیئے، یہ ایک الگ مضمون ہے۔

جہاں تک نہ بیان کرنے والی باتوں کا تعلق ہے یہ احادیث اور اسوۂ نبوی کی رُو سے وہی باتیں ہیں جن میں کسی انسان کا ذاتی اور انفرادی قصور ہوتا ہے۔ لیکن جہاں نظام جماعت یا نظام اسلام کے خلاف کوئی شرارت ہے وہاں ایک مرتبہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بات پہنچانے سے منع نہیں فرمایا بلکہ ان باتوں کو اس طرح غور اور توجہ سے سنتے تھے کہ قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ غیر یہ طعنہ دیا کرتے تھے کہ وہ اُذُنٌ ہے یعنی شکایتیں سننے کے لئے مجسم کان ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا اُذُنُ خَیْرٍ لَّکُمْ، ہے تو وہ مجسم اُذُن لیکن ان معنوں میں نہیں جن میں تم کہہ رہے ہو بلکہ وہ خیر کے لئے اُذُن ہے۔ یہ وہ باتیں غور سے سنتا ہے جن سے قومی بھلائیوں کا تعلق ہے۔ اور جن سے قومی بھلائیوں کا تعلق نہیں ان سے صرف نظر کرتا ہے اور ہرگز ان کو نہیں سنتا غرض ان دونوں پہلوؤں میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ

فرق کر رہا ہے۔ جہاں قومی نقصان کے خطرے ہوں وہاں پر مومن کا فرض ہے۔ کہ وہ بات کو متعلقہ نظام تک پہنچائے جہاں انفرادی غلطیاں ہوں وہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم یہ ہے کہ ان سے صرف نظر بھی کرو اور ان کو ان لوگوں تک نہ پہنچاؤ کہ جن تک اگر بات پہنچ گئی تو ان کا فرض ہو جائے گا کہ وہ سزا دیں۔ کیونکہ اس طرح ان کے ہاتھ بندھ جاتے ہیں۔ وہ نظام کے نمائندہ ہوتے ہیں نظام کو جاری کرنے کی خدا نے ان پر ذمہ داری ڈالی ہوتی ہے جب ان تک بات پہنچ جائے تو پھر وہ مجبور ہو جاتے ہیں۔

اس میں ان لوگوں کا بھی جواب آ جاتا ہے کہ جب بعض دفعہ میں عفو اور مغفرت سے تعلق رکھنے والی باتوں کی تعلیم دیتا ہوں تو بعض لوگ پھر کہتے ہیں کہ جناب ہمیں تو آپ نے فلاں بات پر پکڑ لیا، ہم سے تو عفو کا سلوک نہیں کیا، ہم سے تو مغفرت نہیں کی گئی۔ میں ان کو بتا دیتا ہوں کہ انہی باتوں پر پکڑا جاتا ہے جن میں انسان مجبور اور بے اختیار ہو جاتا ہے اور سیرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابع دُکھ کے ساتھ پکڑا جاتا ہے۔ تکلیف محسوس کر کے پکڑا جاتا ہے۔ خوشی محسوس کر کے نہیں پکڑا جاتا۔ چنانچہ اس واقعہ سے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو حالت ہوئی وہ بتاتی ہے کہ حضورؐ کو بڑا دکھ پہنچا اور فرمایا کہ مجھے ایک مومن بھائی کے ہاتھ کاٹنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ آپؐ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ صحابہؓ نے وہ دُکھ دیکھ لیا اور پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ کیوں تم مجھے مجبور کرتے ہو کیونکہ میری حالت یہ ہے کہ میں نظام کو نافذ کرنے پر مامور کیا گیا ہوں، اگر مجھ تک تم بات پہنچا دو گے تو پھر میں بے اختیار ہو جاتا ہوں اس لئے تمہیں اختیار تھا کہ تم یہ بات مجھ تک نہ پہنچاتے اس کو کہتے ہیں ستاری۔ اور کس قدر کھول کھول کر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باتیں بیان فرماتے ہیں انتہائی عظیم الشان رسولؐ ہیں۔ دنیا میں آپؐ کا کوئی ثانی نہیں۔ ایسی کوئی مثال نہیں مل سکتی کہ اس طرح کھول کھول کر اللہ تعالےٰ کے نشانات کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہو اور اس طرح باریکی اور لطافت کے ساتھ مضامین کھول کر بیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمائے ہوں۔ چنانچہ قرآن کریم اس پہلو کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ (الانعام ۱۰۶)

اے محمد ہم تجھ پر آیات کو خوب بدل بدل کر پلٹ پلٹ کر اور پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں اسلئے تیری یہ تربیت کر رہے ہیں کہ جن تک تو پیغام پہنچائے وہ کہہ اٹھیں کہ ہاں تو نے تدریس کا حق ادا کر دیا کوئی پہلو باقی نہیں چھوڑا، اپنے فرض رسالت کو خوب خوب روشن کیا اور بڑی عمدگی کے ساتھ ادا کیا۔

آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں۔

مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كَشَفَ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ كَشَفَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ حَتّٰى يَفْضَحَهٗ بِهَا فِيْ بَيْتِهٖ۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الحدود باب الستر علی المومن ودفع الحدود)

کہ جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کے کسی

عیب کی پردہ پوشی

کی اللہ تعالےٰ قیامت کے روز اس کے عیب کو ڈھانپ دے گا اور ستاری فرمائے گا اور جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کی پردہ دری کی اللہ اس کی پردہ دری اس طرح بھی کرے گا کہ وہ اپنے ہی گھر میں ذلیل و رسوا ہو جائے۔

پھر ابی صالحؒ حضرت ابوھریرہؓ سے روایت کرتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰى مُسْلِمٍ سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ۔

(جامع الترمذی کتاب الحدود باب ماجاء فی الستر علی المسلم)

کہ جس کسی نے بھی اپنے مومن بھائی کے دنیاوی دکھوں میں سے کسی دکھ کو دور کیا اللہ آخرت میں اس کے دکھوں کو دور فرمائے گا۔ اور جس نے مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ دنیا میں بھی اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور آخرت میں بھی اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ اپنے اس بندہ کی مدد پر رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد پر تیار کھڑا رہتا ہے۔ یعنی جب تک کوئی مومن کسی دوسرے مومن کی مدد کرتا رہتا ہے اللہ تعالےٰ اس مومن بندہ کی مدد کرتا رہتا ہے جو اس کے بندوں میں سے کسی کی مدد کرتا ہے:

اس مضمون کی ایک اور بہت ہی پیاری حدیث ہے۔ ویسے تو ساری حدیثیں پیاری ہیں لیکن پیاری چیزوں میں سے بھی بعض ذرا زیادہ پیاری لگتی ہیں اور جس صحابیؓ سے یہ روایت ہے اس نے بھی ایک خاص انداز سے پوچھا ہے۔ چنانچہ حضرت صفوان بن محرزؓ کے متعلق روایت آتی ہے یا ان سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص حضرت ابن عمرؓ سے سوال کر رہا تھا اور اس نے سوال یہ کیا کہ وہ ذرا مخفی سر والی بات کے متعلق تو روایت بیان کریں کہ وہ کیا بات تھی کہ جس میں سرگوشی کے لہجہ میں کوئی بات ہوئی تھی یا کوئی ذکر ملتا ہے۔ وہ ہمیں بھی سنا دیں تو اس پر حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راز اور سرگوشی کے انداز میں فرمایا کہ قیامت کے روز تم میں سے کوئی اپنے رب کے قریب ہوگا یہاں تک کہ وہ اپنا سایۂ رحمت اس پر ڈالے گا، پھر فرمائے گا تو نے فلاں فلاں کام کیا تھا۔ وہ کہے گا ہاں میرے رب۔ پھر کہے گا فلاں فلاں کام بھی کیا تھا۔ وہ اقرار کرے گا اے اللہ! مجھ سے یہ کام بھی سرزد ہوا تھا۔ اللہ تعالےٰ فرمائے گا میں نے اس دنیا میں بھی تیری کمزوریوں کی پردہ پوشی کی تھی۔ آج قیامت کے دن بھی تیری پردہ پوشی کرتا ہوں۔

(بخاری کتاب الادب باب ستر المومن علی نفسہ)

دیکھیں

کیا پیارا انداز ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا۔ خدا تعالےٰ کی ستاری کی بات کر رہے ہیں اور وہ بات بیان فرما رہے ہیں جو اللہ نے ڈھانپ کر بڑے پیار سے اپنے کسی بندہ سے کی ہے اور خود بھی سرگوشی کے انداز میں بیان کر رہے ہیں، اور ہلکی اور دبی دبی سی آواز میں، بڑے پیار سے صحابہؓ کو یہ راز کی خبر سنا رہے ہیں کہ میں نے اللہ سے یہ پیاری بات سنی ہے اور میں تم تک پہنچاتا ہوں کہ قیامت کے دن خدا اس قسم کا معاملہ بھی فرمائے گا

پس وہ شخص جو وہ بندہ بننا چاہتا ہے جس بندہ کا اس حدیث میں ذکر ہے اور جو چاہتا ہے کہ اللہ کی رحمت کا سایہ اس پر ہو جائے، اللہ بڑے پیار اور محبت سے قیامت کے روز اس سے فرمائے اور شروع میں تھوڑا سا ڈرا بھی دے کہ تو نے یہ کام کیا تھا لیکن اس رنگ میں کہے کہ یوم حشر میں اس بات کو اور کوئی سن نہ رہا ہو، اس سے پتہ چلتا ہے کہ ڈرانے کے لئے نہیں بلکہ ایک پیار کے انداز میں مغفرت کے اظہار کے طور پر بات ہو رہی ہے۔ چنانچہ اللہ تو پوچھے کہ اے میرے بندے! تو نے یہ کام بھی کیا تھا، تو نے یہ بھی کیا تھا، یہ بھی کیا تھا، اور وہ اقرار کرتا چلا جائے اور پھر اللہ تعالےٰ یہ فرمائے کہ میں دنیا میں بھی ستاری کیا کرتا تھا آخرت میں بھی تیری ستاری کروں گا۔ لیکن دنیا میں کن لوگوں کی ستاری کرتا ہے۔ یہ مضمون پہلے ہی آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان فرما چکے ہیں۔ ان کی ستاری نہیں کرتا جو اپنے بھائیوں کی ستاری نہیں کرتے۔ وہ ان کی پردہ دری کرتا ہے جو اپنے بھائیوں کی پردہ دری کرتے ہیں۔ ان کو گھروں میں بھی ذلیل و رسوا کر دیتا ہے اور باہر بھی ذلیل و رسوا کر دیتا ہے، اس لئے وہ بندے تو یہاں مراد نہیں ہیں۔

پس میں جماعت سے کہتا ہوں کہ اگر آپ وہ بندے بننا چاہتے ہیں تو اپنے بھائیوں سے مغفرت کا سلوک کریں اور ستاری کا سلوک کریں۔ مغفرت تو وہ معاملات ہیں جن میں آپ کا ذاتی بخشش کا معاملہ ہے۔ آپ بخشش کر سکتے ہیں یا نہیں کر سکتے یہ الگ بحث ہے لیکن ستاری کو اپنائیں کیونکہ ستاری کے نتیجہ میں اللہ کی ستاری اس دنیا میں بھی حاصل ہوگی اور اخروی دنیا میں بھی حاصل ہوگی۔

اس مضمون کے آخر پر میں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو اقتباس

پڑھ کر اس خطبہ کو ختم کرتا ہوں آپ نے فرمایا:

"انسان کے ایمان کا بھی کمال یہی ہے کہ تخلق باخلاق اللہ کرے (یعنی اللہ کے اخلاق کے رنگ میں اپنے اخلاق رنگین کر دے) یعنی جو جو اخلاق فاضلہ خدا میں ہیں اور صفات ہیں ان کی حتی المقدور اتباع کرے اور اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کرے۔ مثلاً خدا تعالےٰ میں عفو ہے انسان بھی عفو کرے۔ رحم ہے حلم ہے، کرم ہے، انسان بھی رحم کرے حلم کرے لوگوں سے کرم کرے۔ خدا تعالےٰ ستار ہے، انسان کو بھی ستاری کی شان سے حصہ لینا چاہیئے اور اپنے بھائیوں کے عیوب اور معاصی کی پردہ پوشی کرنی چاہیئے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے (اور ایسے بہت سے لوگ ہیں خوب کان کھول کر سن لیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے) کہ جب کسی کو کوئی بدی یا نقص دیکھتے ہیں جب تک اس کی اچھی طرح سے تشہیر نہ کر لیں ان کو کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ حدیث میں آیا ہے جو اپنے بھائی کے عیوب چھپاتا ہے۔ خدا تعالےٰ اس کی پردہ پوشی کرتا ہے"۔

پھر حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:

"توبہ میں ایک مخفی عہد بھی ہوتا ہے کہ فلاں گناہ میں کرتا تھا۔ اب آئندہ گناہ نہیں کروں گا۔ اصل میں انسان کی خدا تعالےٰ پردہ پوشی کرتا ہے کیونکہ وہ ستار ہے۔ بہت سے لوگوں کو خدا تعالےٰ کی ستاری نے ہی نیک بنا رکھا ہے ورنہ اگر خدا تعالےٰ ستاری نہ فرماوے تو پتہ لگ جاوے کہ انسان میں کیا کیا گناہ پوشیدہ ہیں"۔

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۹)

پھر فرمایا:

"خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم گمراہ ہو پر جسے میں ہدایت دوں، تم سب اندھے ہو مگر وہ جس کو میں نور بخشوں، تم سب مردے ہو مگر وہی زندہ ہے جس کو میں روحانی زندگی کا شربت پلاؤں۔ انسان کو خدا تعالےٰ کی ستاری ڈھانکے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رکھتی ہے ورنہ اگر لوگوں کے اندرونی حالات اور باطن دنیا کے سامنے کر دیئے جاویں تو قریب ہے کہ بعض بعض کے قریب تک بھی جانا پسند نہ کریں۔ خدا تعالیٰ بڑا ستار ہے۔ انسانوں کے عیوب پر ہر ایک کو اطلاع نہیں دیتا۔ پس انسان کو چاہیئے کہ نیکی پر کوشش کرے اور ہر وقت دعائیں لگا رہے۔"

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۶)

پس پیشتر اس کے کہ عفو اور ستاری سے ہماری بے اعتنائی اور بے پروائی ہمیں اس مقام تک پہنچا دے جس مقام کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے۔

وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ
وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ۔

کہ اللہ تو جب یہ فیصلہ کر لیتا ہے کہ کسی قوم نے میری حسنات کو چھوڑ دیا اور برائیوں نے ان کے اندر راہ پالی اور وہ اس مقام تک پہنچ گئی ہیں کہ اب نعمت کو میں ان سے کھینچ لوں۔ پھر جب خدا سزا دینے کا فیصلہ کرتا ہے تو اس سزا سے دنیا میں کوئی کسی کو بچا نہیں سکتا۔ ہم نے تو ساری دنیا کو اس سزا سے بچانا ہے اس لئے احباب ستاری کی صفت کو اپنانے کے لئے بہت کوشش کریں اور بہت محنت کریں۔ یہ چیزیں ایسی نہیں ہیں جو تکلیف دینے والی ہوں بلکہ عفو اور ستاری دونوں چیزیں ایسی ہیں جو لطف دینے والی ہیں۔

کتنا نادان ہے وہ شخص

جو ان لطفوں سے بھی محروم ہے اور اللہ کی رحمت سے بھی محروم ہو جائے۔ پتہ نہیں کس نادان نے کسی کو یہ سمجھا دیا ہے کہ پردہ دری میں مزہ ہے حالانکہ جو ستاری میں مزہ ہے پردہ دری تو اس کے پاسنگ کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ پردہ دری تو ایک گندی لذت ہے جس کی ہزار سر دردیاں ساتھ لگی ہوتی ہیں۔ معاشرہ کا فساد ہے دکھ پھیلانے والی بات ہے۔ اپنے آپکو دکھوں میں مبتلا کرنیوالی بات ہے۔ پردہ دری کرنے والے کے پیچھے اور بھی کئی لوگ پڑ جاتے ہیں تو خواہ مخواہ کی مصیبت ہے اور جھنجھٹ ہیں جس کا نام جاہلوں نے لذت رکھ لیا ہے جو ستاری کا مزہ ہے وہ بالکل اور شان رکھتا ہے۔ ستاری میں ایسی عظیم لذتیں ہیں کہ ایک عام انسان ان کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ یہ لذت انسان کی روح میں داخل ہوتی ہے اور اس کا جزو بن جاتی ہے اور روح کو ایک عظمت عطا کرتی ہے اور ایک بلند مقام عطا کرتی ہے کردار کی تعمیر کرتی ہے۔

خدا کرے کہ جماعت احمدیہ عفو اور ستاری میں درجہ کمال تک پہنچ جائے۔ ساری جماعت، جماعت کا ہر فرد۔ جماعت کے بوڑھے جماعت کے بچے۔ جماعت کے مرد جماعت کی عورتیں خدا تعالیٰ کی عفو اور ستاری کی صفات کو اس طرح اپنا لیں کہ دنیا میں خدا کے مظہر بن جائیں اور تمام دنیا ان صفات سے فیض اٹھانے والی بن جائے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا

گزشتہ خطبہ جمعہ میں میں نے دعا کی ایک تحریک کی تھی۔ احباب اسے بھولیں نہیں۔ یہ بہت سی بے صبری ہوگی بلکہ گستاخی ہوگی اور کبر اور انانیت ہوگی کہ ایک ہفتہ کی دعا کے بعد لوگ یہ سوچنے لگیں کہ اللہ نے دعا قبول نہیں کی اس لئے اب دعا کرنا چھوڑ دو ایسے ایسے بزرگوں کے ذکر بھی ملتے ہیں جنہوں نے دعائیں کرتے ہوئے عمر کا ایک حصہ گزار دیا اور خدا تعالیٰ ان کو نامنظوری کی اطلاع دیتا تھا اور وہ صبر سے قائم رہے۔ یہاں تک کہ بالآخر اللہ تعالیٰ نے ان کی اس سارے عرصہ کی تمام دعائیں قبول فرمالیں۔ اس لئے بندہ بنیں اور بندگی کے ساتھ دعا کرنے کی عادت ڈالیں اور عجز اور انکساری کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں وہ مالک ہے، ہم اس کے بندے ہیں، وہ جب چاہتا ہے۔ ہماری دعائیں حیرت انگیز طور پر قبول فرما کر ہمارے دلوں کو خوشی سے بھر دیتا ہے۔ اور جب دعائیں قبول نہیں کرتا تو ہمیں بتاتا ہے کہ میں مالک ہوں تم بندے ہو، عجز اور بندگی کے مقام پر قائم رہو۔ اس لئے رحمت باری کے لئے دعا نہیں چھوڑنی اور جیسا کہ میں نے کہا تھا صرف اپنے ملک کے لئے بارش کی دعا نہ کریں بلکہ افریقی ممالک کے لئے بھی دعا کریں ان کی حالت بہت ہی دردناک ہے۔ بی بی سی کی خبروں میں میں نے سنا کہ آدھا افریقہ گویا بھوک سے مرنے کی راہ دیکھ رہا ہے یعنی افریقہ کی آدھی آبادی کے متعلق اب ماہرین کو یہ خطرہ نظر آرہا ہے کہ اگر اب بارشیں نہ ہوئیں تو لوگ بھوک سے مر جائیں گے۔ غرض بڑی تکلیف دہ اور دردناک حالت ہے یہاں تک کہ لاکھوں جانور بھوک سے مر چکے ہیں اور بعض علاقوں میں جانوروں کے پنجروں کے پنجر پڑے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس لئے درد اور الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔ جب دوسروں کا درد محسوس کریں گے تو اللہ آپ پر بھی زیادہ رحمتیں نازل فرمائے گا۔

پس ان دعاؤں کو نہیں بھولنا اور نہیں چھوڑنا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بارشیں برسائے اور اسی طرح جیسا کہ میں نے تحریک کی تھی۔

عرب بھائیوں کو بھی

اپنی دعاؤں میں خصوصیت سے یاد رکھیں اور اس دعا کو بھی بالکل نہیں چھوڑنا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے فضل ان پر بھی نازل ہونے لگیں۔

ایک بے نظیر انقلاب

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان سے الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں تہلکہ مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔"

(برکات الدعا صفحہ ۱۱)

پس آؤ ہم انفرادی اور اجتماعی دعاؤں کے ذریعہ اب پھر وہی انقلاب دوبارہ برپا کرنے والے بنیں۔

(قیادت اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ)

سالانہ مرکزی تربیتی کلاس
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۳ اپریل بروز جمعہ تا ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء ایوان محمود ربوہ میں سالانہ تربیتی کلاس منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

قائدین علاقہ و اضلاع اور قائدین مجالس دعاؤں اور مسلسل کوشش سے کام لے کر تمام مجالس سے اس کلاس کے لئے نمائندے تیار کریں اور نمائندگان کی فہرستیں مرکز میں ارسال کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم اعلیٰ سالانہ تربیتی کلاس)

بیوت الحمد۔ لوگ کثرت سے اس ثواب میں شامل ہوں! (ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم اس بات کو خوب یاد رکھو کہ جیسا کہ قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے اور ایسا ہی دوسرے نبیوں نے بھی کہا ہے یہ سچ ہے کہ دولتمند کا بہشت میں داخل ہونا ایسا ہی ہے جیسے اُونٹ کا سوئی کے ناکے میں داخل ہونا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اس کا مال اس کے لیے بہت سی روکوں کا موجب ہو جاتا ہے اس لیے اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا مال تمہارے واسطے ہلاکت اور ٹھوکر کا باعث نہ ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور اُسے دین کی اشاعت اور خدمت کیلئے وقف کرو۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۹۵)

وقف عارضی پر رحمتوں کا نزول

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

"ہم میں سے جو دوست وقفِ عارضی پر گئے ہیں۔ انہوں نے یہ مشاہدہ کیا ہے اور ان کی رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ چونکہ ہمارے بھائی اخلاص کے ساتھ وقفِ عارضی کے لئے باہر گئے ہیں۔ اس وقت وہ دنیوی علائق سے آزاد ہوتے ہیں۔ گھر کا کوئی فکر نہیں ہوتا۔ پوری توجہ کے ساتھ اور پورے انہماک کے ساتھ دعا اور استغفار کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو بڑی کثرت کے ساتھ اپنے پر نازل ہوتے دیکھتے ہیں۔"

احباب جماعت ہر سال دو ہفتہ کے لئے وقفِ عارضی میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو بڑی کثرت کے ساتھ حاصل کر سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

انصار اللہ کا تعلیمی پروگرام
برائے سال ۱۹۸۴ء/۱۳۶۳

حضرت مسیح موعودؑ کے اس مبارک ارشاد کی روشنی میں کہ جو شخص ہماری کتب کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا کیڑا پایا جاتا ہے۔ تمام انصار کے باقاعدہ مطالعہ کے لئے مندرجہ ذیل کتب حضرت مسیح موعودؑ مقرر کی گئی ہیں۔ زعماء و زعماء اعلیٰ تمام انصار کو اس باقاعدہ مطالعہ کے پروگرام سے آگاہ فرمائیں اور وقتاً فوقتاً جائزہ لے کر مرکز کو آگاہ کرتے رہیں کہ کتنے انصار ان کتب کا پابندی سے مطالعہ کر رہے ہیں۔

جنوری ۱۹۸۴ء۔ الوصیت۔ فروری۔ دافع البلاء۔ مارچ۔ ضرورت الامام
اپریل و مئی۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ جون۔ فتح اسلام۔ جولائی۔ توضیح مرام
اگست۔ آسمانی نشان۔ ستمبر۔ لیکچر سیالکوٹ۔ اکتوبر۔ سبز اشتہار۔
نومبر و دسمبر۔ کشتی نوح

یاد رکھیئے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب "دراصل" قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی کھلی کھلی تفسیر ہیں" تمام انصار ان کے باقاعدہ مطالعہ کو اپنی روزمرہ زندگی کا ایک لازمی حصہ بنائیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

موٹر سائیکل کی سواری

تمام مربیوں اور معلموں کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ ان میں سے کوئی بھی صاحب موٹر سائیکل کی سواری قطعاً نہ کریں۔ خدا تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(سید احمد علی نائب ناظر اصلاح وارشاد)

ادائیگی میں جلدی کی جائے!

"بیوت الحمد" جشن صد سالہ جوبلی منصوبہ کا ایک حصہ ہے اور اس میں صرف پانچ سال رہ گئے ہیں۔ اس لئے بیوت الحمد کے وعدوں اور اس کی ادائیگی میں جلدی کی جائے تاکہ بروقت اس کے اغراض و مقاصد کی تکمیل ہو سکے۔ امید ہے احباب کرام فاستبقوا الخیرات کے جذبہ سے سرشار ہو کر اس منصوبہ کو دعاؤں اور مالی معاونت سے کامیاب فرمائیں۔

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی ربوہ)

تجارت پیشہ احباب اور فریضہ زکوٰۃ

جماعت احمدیہ میں ایک خاصی تعداد تجارت پیشہ احباب کی ہے اور ان میں سے بہت سے ایسے دوست ہیں جن کا کاروبار خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی پر ہے اور وہ آسودگی کی زندگی بسر کر رہے ہیں یہ ان پر خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔

ایسے آسودہ حال دوستوں کو یتامیٰ و مساکین اور بیوگان کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ اسلام نے یتامیٰ و مساکین کی امداد کے لئے زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔ صاحب نصاب احباب کے لئے زکوٰۃ کا ادا کرنا ایسے ہی ضروری ہے جیسا کہ نماز کا ادا کرنا ضروری ہے۔

تجارت پیشہ احباب اپنے اموال کا محاسبہ فرمائیں اور ان پر جس قدر زکوٰۃ واجب الادا ہو اس کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ زکوٰۃ و صدقات اموال کو پاکیزہ اور بابرکت بنا دیتے ہیں۔ جو لوگ اپنے اموال سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے ان پر ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مومن کو اس ناراضگی سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

انعامی مقالہ نویسی برائے ممبرات لجنہ

سال رواں کا عنوان مقالہ نگاری:۔

"اسلام صفائی اور پاکیزگی کا علمبردار ہے"

شرائط مقالہ:۔

(۱) حجم مقالہ:۔ ۵۰۰۰ الفاظ۔ (پانچ ہزار الفاظ)
(۲) خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف لکھا ہو۔
(۳) کتب زیر مطالعہ کی فہرست درج ہو۔
(۴) حوالہ جات مکمل درج ہوں۔ یعنی کتاب کا نام۔ مصنف کا نام اور صفحات کا نمبر وغیرہ۔
(۵) اغلاط سے پاک ہو۔ زبان عمدہ ہو۔ گیٹ اپ اچھی ہو۔
(۶) مقالہ کے آغاز میں عناوین درج ہوں جن کے تحت مقالہ ترتیب دیا گیا ہو۔
(۷) صدر کی تصدیق ہو کہ مقالہ خود لکھا گیا ہے۔
(۸) مقالہ مرکز میں وصول ہونے کی آخری تاریخ یکم ستمبر ہے۔
(۹) انعام اول، دوم، سوم بالترتیب ۳۰۰/-، ۲۰۰/- اور یکصد روپیہ ہوگا۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ولادت

اللہ تبارک تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مجھے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ کرم بچہ کا نام "محمد نعمان" تجویز فرمایا ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو خادم دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بناوے۔ آمین۔

نومولود کو میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب مرحوم کا پڑپوتا اور حضرت خواجہ محمد شریف صاحب ڈھینگرہ ہاؤس گوجرانوالہ کا پڑنواسہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔

(رانا محمد زکریا ابن رانا محمد یوسف صاحب ریٹائرڈ سول ڈیفنس آفیسر حال دارالبرکات ربوہ)

تقریب شادی

خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم حبیب الرحمٰن ابن مکرم چوہدری ثناء اللہ صاحب شبلی فیکٹری ایریا ربوہ کی شادی مورخہ ۴ فروری ۱۹۸۴ء لندن میں انجام پائی۔ الحمد للہ۔

عزیزم کا نکاح اسی دن مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ (مبلغ سلسلہ انگلستان) نے ہمراہ عزیزہ نسرین گھنائی بنت نعمت اللہ صاحب گھنائی مرحوم مبلغ تین ہزار پونڈ سٹرلنگ حق مہر پر بعد نماز مغرب محمود ہال لندن میں پڑھا۔ نکاح سے قبل مکرم چوہدری ہادی علی صاحب مشنری مڈل سیکس نے تلاوت فرمائی۔ اور مکرم محمد اشرف صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم پڑھی۔ جس کے بعد رخصتی عمل میں آئی۔

اگلے روز خاکسار نے محمود ہال میں ہی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں معزز عہدیداران جماعت، بزرگان و دیگر احباب نے شرکت فرمائی۔ دعوت کے آخر میں مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ نے دعا کرائی۔

خاندان مسیح موعود۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالےٰ اس تعلق کو جانبین اور سلسلہ کے لئے نہایت بابرکت فرمائے اور انتہائی طیب و اعلیٰ ثمرات کا حامل بنائے اور اپنے فضلوں سے نوازتا چلا جائے۔ آمین اللھم آمین۔

(لطف الرحمٰن ناز۔ پیرس۔ فرانس)

نظامت لوکل گورنمنٹ و دیہی ترقی جھنگ

ٹینڈر نوٹس

لوکل گورنمنٹ و دیہی ترقی جھنگ کے درج ذیل کاموں کے لئے سربمہر ٹینڈر مورخہ ۲۸/۳/۸۴ کو بوقت ایک بجے بعد دوپہر تک وصول کئے جائیں گے۔ اسی دن بوقت ۲ بجے بعد دوپہر ٹینڈر ٹھیکیداران یا ان کے نمائندوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ ٹینڈر فارم قیمتاً صرف محکمہ ہذا کے منظور شدہ ٹھیکیداران جنہوں نے سال رواں میں اپنا نام درج کرایا ہو یا تجدیدی فیس جمع کرادی ہو کو مورخہ ۲۷/۳/۸۴ کو جاری کئے جائیں گے ٹینڈر کے ہمراہ کسی منظور شدہ بنک کی ڈیپازٹ کال لف کرنا ضروری ہوگا ٹینڈر فارم صرف ڈیپازٹ کال متعلقہ کام پیش کرنے پر ہی جاری کئے جائیں گے کام کی تفصیلات و تصریحات کسی بھی دن دفتری اوقات کار کے دوران ملاحظہ کی جاسکتی ہیں اگر تخمینہ جات میں کوئی تبدیلی جو ایگزیکٹو انجینئر صاحب دیہی ترقی فنی منظوری دیتے وقت کریں ٹھیکیداران پر ان کی پابندی لازمی ہوگی مشروط یا مشکوک اور بذریعہ ڈاک و تار ارسال کردہ ٹینڈر قابل غور نہ ہوں گے زیر دستخطی کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ کسی ایک یا تمام ٹینڈر بغیر وجہ بتائے منظور / مسترد کردے۔

نمبر شمار	نام منصوبہ جات	تخمینہ لاگت	زر ضمانت	میعاد
۱۔	کری والا لنک روڈ ۷ فرلانگ	۳۲۸۰۰۰/-	۶۸۰۰/-	۴ ماہ
۲۔	اضافی کام شورکوٹ ڈبکلاں روڈ ۴ "	۲۴۰۰۰۰/-	۴۸۰۰/-	۳ "

سیدہ عابدہ حسین

1-P-7-1739 پراجیکٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ / دیہی ترقی جھنگ

نیلام عام محکمہ جنگلات

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ محکمانہ کٹائی شدہ ٹمبر تقریباً ۷۰۰ مکعب فٹ اور سوختنی لکڑی تقریباً ۱۳۰۰۰ مکعب فٹ از شورکوٹ چک بہادر چک ۷۸ ج ب اور جینوٹ سرگودھا روڈ کا نیلام عام مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۸۴ء بوقت دس بجے صبح دفتر زیر دستخطی میں منعقد ہوگا۔ خواہشمند حضرات نیلام میں شرکت فرما کر فائدہ اٹھائیں۔

لاٹ وار اور شرائط نیلام زیر دستخطی کے دفتر سے دفتری اوقات میں ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔

مہتمم جنگلات جھنگ
فارسٹ ڈویژن جھنگ

آئی پی ایل-۱۷۱۲

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کے لئے

نیو پاک جیولرز

فون نمبر
۴۱۰۹۷۴ ، ۴۱۸۶۴۶
رہائش :- ۴۱۸۶۴۵
۱۰۔ شادمان کالونی لاہور

- ۱۱۱۔ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور
- ۱۲۔ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور۔

پروپرائیٹر
میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پڑتل
کے لئے :-
ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

سٹار ٹمبر سٹور

۵۳ فیروزپور روڈ
بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور
فون ۴۱۰۶۱۷

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد اور مرض اسقاط کی شکار دکھی عورتوں کیلئے
ہوالشافی
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
اقصیٰ چوک ربوہ، فون نمبر ۵۵۸
دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان، چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
پوسٹ بکس نمبر ۲۲۲ فون نمبر ۷۳۹۹۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

لوڈ شیڈنگ سے مت گھبرائیے

شاہ جی ٹینٹ سروس: سے آپ کرایہ پر گیس بھی لے جا سکتے ہیں۔
ٹینٹ سروس کا دیگر سامان تو ہمارے پاس ہے ہی
سب سے خوبصورت اور نیا ——— !
سوزوکی کرایہ پر دستیاب ہے
★ شاہ جی ٹینٹ سروس (رجسٹرڈ) اقصیٰ چوک کالج روڈ ربوہ

مشہور زمانہ
جی۔ ایف۔ سی پنکھے بنانے والوں کی فخریہ پیشکش
خوبصورت
گارنٹی شدہ
جی۔ ایف۔ سی روم کولر
ربوہ میں واحد ڈیلر: پاک آئرن سٹور گولبازار ربوہ

محکمہ تعلیم حکومت پنجاب سے منظور شدہ 336/SW
خرم پبلک سکول رجسٹرڈ نمبر RP19
۵/۳ دارالبرکات کالج روڈ۔ ربوہ۔
فون: 635
داخلہ شروع ہے
انگریزی، اردو، دینیات کی تعلیم نرسری سے شروع کی جاتی ہے۔
(پرنسپل خرم پبلک سکول۔ دارالبرکات ربوہ)

مالکانِ بھٹہ خشت متوجہ ہوں
بھٹہ خشت کے لئے بلوچستان کا بہترین کوئلہ مناسب نرخوں پر حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
ایم۔ احمد اینڈ کمپنی
(کالری اونرز)
2-13/4 شارع عدالت کوئٹہ (بلوچستان)
فون: کوئٹہ: دفتر 73048، گھر: 73015
لاہور: دفتر: 52836، گھر: 306236

ہومیوپیتھک و بایوکیمک ادویات
معیاری مدر ٹنکچرز و پوٹینسیاں
۶۔ ۳۰۔ ۲۰۰۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰،۰۰۰ سے لاکھ طاقت تک۔ جرمنی سیلڈ ادویات، ملک شوگر گولیاں، ٹکیاں اور ہومیوپیتھک و بایوکیمک کتب پاکستان کے تھوک فروشوں کے متوازی نرخوں پر دستیاب ہیں۔
کیور ویل میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ) ربوہ فون 606/607

ہمیں بھی خدمت کا موقع دیں
یہاں پر ہر قسم کی گرل، کھڑکیاں، گیٹ، چارپائیاں، شیڈ، دروازے اور شٹر کے تسلی بخش کام کے لئے ہم سے رجوع فرمائیں!
انصاف سٹیل ڈیکوریٹڈ ورکس
اقصیٰ چوک ربوہ: پروپرائٹر: اعجاز احمد

مجید ٹاؤن
رہائشی منصوبہ نزد مسجد اقصیٰ ربوہ
باقاعدہ منظور شدہ
ہر نقص سے پاک
چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ
فیکٹری ایریا ربوہ

خصوصی رعایت
شکور پارک ماؤسنگ سکیم
ربوہ میں بارہ فیصد رعایت کے بعد جو قیمتیں رہ گئی ہیں۔ اس قیمت سے نقد ادائیگی کرنے والے
دوستوں کو پانچ فیصد خصوصی رعایت
شکور پارک: میں پختہ سڑکیں، مین نالیاں، پلیاں مکمل ہو چکی ہیں۔ تیز میٹھا پانی ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی طرف سے پہنچ چکا ہے۔ عنقریب بفضلہ تعالیٰ بجلی بھی پہنچ جائے گی۔ سوئی گیس کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔
شکور پارک: ایک طرف مسجد اقصیٰ اور محلہ دارالرحمت شرقی ب کی ۴۰ فٹ چوڑی سڑک پر واقع چنیوٹ ساہیوال روڈ کے اندر بطرف ربوہ۔ بہت اچھا موقع ہے۔
بہترین رہائشی منصوبہ
اس سے اچھا موقع آپ کو کہیں نہیں ملے گا۔ دوستوں جلد فائدہ اٹھائیں!
رابطہ کے لئے:
پروپرائٹر حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل دارالرحمت شرقی ربوہ
فون نمبر: 416

ھو الناصر
اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے
الکریم جیولرز
ایئر کنڈیشنڈ
فون: ۶۸۵۵۱۱
بازار فیصل
کریم آباد (چورنگی) کراچی ۱۹
پروپرائٹر: میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب:
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ سنا
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ۔ چوک درزیہ کا ضلع سا